سوال

(38) نماز عید کا شرعی طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز عید کے لئے پہلی رکعت میں سات تکبیریں جب کہ دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں مشروع ہیں جبکہ دیوبندی دونوں رکعات میں تین تین تکبیریں ادا کرتے ہیں، ان کا یہ کہنا ہے کہ ہمارا طریقہ صحیح احادیث کے موافق ہے، حدیث سے واضح کیجئے کہ نماز عید کے ادا کرنے کا شرعی طریقہ کیا ہے؟ (ذوالفقار احمد۔ راھوالی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عید کی نماز کا شرعی طریقہ درج ذیل ہے۔

نماز عیدین باہر عید گاہ میں ادا کرنا سنت ہے، یہ نماز اذان اور تکبیر کے بغیر ادا کی جاتی ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب العیدین، 888)

عید کی نماز کا وقت نماز اشراق والا ہے۔ (سنن ابی داؤد، باب وقت الخروج الی العید 1135)

عید گاہ کو جاتے ہوئے تکبیرات کہنا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے ثابت ہے۔ (ابن ابی شیبہ 1/489)

اس کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کر کے قبلہ رخ ہوں اور دو رکعت نماز عید کی نیت کر کے اللہ اکبر کہیں رفع یدین کرتے ہوئے ہاتھ سینے پر باندھ لیں اور جس طرح عام نماز ادا کرتے ہیں اسی طرح ادا کریں فرق صرف اس قدر ہے کہ اس نماز میں زائد تکبیریں ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

(ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر فی الفطر والأضحی سبعا وخمسا سوی تکبیرتی الرکوع)

"بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں سات اور پانچ تکبیریں کہیں، رکوع کی دو تکبیروں کے علاوہ۔"

((ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلاة والسنة فیھا، باب ما جاء فی کم یکبر الامام فی صلاة العیدین 1280 ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب التکبیر فی العیدین 1150 دار قطنی، کتاب العیدین، 2/57'1710'1704 بیھقی 3/276 المسند لابن وھب ق 27/1 کتاب العیدین للفریابی، باب ما روی فی تکبیر الامام بالصلاة فی العید وکم یکبر، 107 شرح معانی الآثار

2/399ارواء الغلیل 3/101'639التحقیق لابن الجوزی 1/508))

یہ روایت عبداللہ بن لھیعہ کی وجہ سے حسن ہے۔ حافظ ابن حجر، عسقلانی فرماتے ہیں :

"صدوق من السابعۃ خلطہ بعد احتراق کتبہ وروایۃ ابن المبارک وابن وہب عنہ اعدل من غیرہما ولہ فی مسلم بعض شئی مقرون "((تقریب ص : 186))

"یہ ساتویں طبقے کا صدوق راوی ہے اس کی کتابیں جلنے کے بعد اسے اختلاط ہو گیا تھا اور عبداللہ بن المبارک اور عبداللہ بن وھب کی اس سے روایت دوسروں کی نسبت زیادہ انصاف پر مبنی ہے اور صحیح مسلم میں اس کی بعض روایتیں متابعت میں مروی ہیں۔"

امام ابن حبان فرماتے ہیں : یہ صالح راوی تھا لیکن ضعفاء سے تدلیس کر جاتا تھا پھر اس کی کتب جل گئیں اور ہمارے اصحاب کہتے تھے۔

"سماع من سمع منہ قبل احتراق کتبہ مثل العبادلۃ عبداللہ بن وہب، وابن المبارک، وعبداللہ بن یزید المقری، وعبداللہ بن مسلمہ القعنبی فسماعھم صحیح "

جس راوی نے اس سے اس کی کتب جلنے سے پہلے سماع کیا اس کا سماع صحیح ہے جیسے عبادلہ یعنی عبداللہ بن وھب، عبداللہ بن المبارک، عبداللہ یزید بن المقری اور عبداللہ بن مسلمہ القعنی کی روایت :

(نہایۃ الاغتباط بمن رمی من الرواۃ بالاختلاط) (ص : 194)

اور مذکورہ روایت اس سے عبداللہ بن وھب نے ہی بیان کی ہے لہذا ان کی روایت اس سے قبل از اختلاط ہے اور سنن دارقطنی 1704 میں اسحاق بن عیسی کی سند میں عبداللہ بن لھیعہ کی خالد بن یزید سے تصریح بالسماع موجود ہے اور اسحاق بن عیسی کا سماع بھی عبداللہ بن لھیعہ سے قبل از اختلاط ہے جیسا کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا ہے۔ (میزان الاعتدال 2/477)

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی عبداللہ بن لھیعہ کی خالد بن یزید عن ابن شہاب والی روایت کو راجح اور صحیح قرار دیا ہے اس لئے کہ یہ اس سے عبداللہ بن وھب نے بیان کی ہے۔ (ارواء الغلیل 3/107'108)

امام ذھلی نے بھی اس طریق کو محفوظ قرار دیا ہے۔

(معرفۃ السنن والآثار للبیہقی 2/ق107/ب)

نوٹ : دار العلوم دیوبند کے سابق صدر مفتی سید مہدی حسن شاہ جہانپوری عبداللہ بن لھیعہ کی توثیق امام احمد اور امام مالک سے نقل کر کے لکھتے ہین کہ "یہ بھی نہ ہو تو ان کی حدیث درجہ حسن سے گری ہوئی نہیں ہے چنانچہ ترمذی وغیرہ سے ظاہر ہے۔" (مجموعہ رسائل، ص 322)

اسی طرح ابن لھیعہ سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی کی روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں : "طریق مذکورہ کو ضعیف کہنا ضعیفوں کا کام ہے۔"

(مجموعہ رسائل، ص 323)

ہمارے زیر بحث روایت بھی ابن لھیعہ کے طریق سے ہے اور اس کے قدیم شاگردوں میں سے عبداللہ بن وھب روایت کرتے ہیں لہذا یہ روایت صحیح ہے۔

(2) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ :

(ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کبر فی صلاۃ العید سبعا وخمسا)

"بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز میں سات اور پانچ تکبیریں کہی ہیں۔"

((ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، باب ما جاء فی کم یکبر الامام فی صلاۃ العیدین، کتاب العیدین للفریابی 135، المنتقی لابن الجارود 262، ابوداؤد، کتاب الصلاۃ باب التکبیر فی العیدین 1152'1151، شرح معانی الآثار 2/399، مسند احمد 2/80، بیہقی 3/280، دارقطنی 1714'1713'1712، عبدالرزاق 5677'3/292، ابن ابی شیبہ، باب فی التکبیر فی العیدین واختلافھم فیہ 5694'1/493، التحقیق لابن الجوزی 1/508، الاوسط لابن المنذر 4/279)

اس حدیث کو امام احمد امام علی ابن عبداللہ مدینی، امام بخاری، امام نووی، حافظ عراقی اور حافظ ابن حجر نے صحیح قرار دیا ہے۔

(التلخیص الجبیر 2/84 المجموع للنووی 5/20، الفتوحات الربانیۃ 4/241)

اس کی سند میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن الطائفی ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

"صدوق یخطی ویھم" (تقریب ص: 180)

امام یحیی بن معین نے فرمایا: صالح، امام ابن عدی فرماتے ہیں:

"یروی عن عمرو بن شعیب احادیثہ مستقیمۃ وھو ممن یکتب حدیثہ "امام دارقطنی فرماتے ہیں: "طائفی یعتبر بہ"

امام عجلی فرماتے ہیں: "ثقۃ"

ابن شاہین فرماتے ہیں: "صالح"

(تھذیب التھذیب 3/194، الکامل لابن عدی 4/1485، تاریخ اسماء الثقات لابن شاھین رقم 655، معرفۃ الثقات للعجلی 2/45، کتاب الثقات لابن حبان 7/40)

البتہ بعض آئمہ نے اس پر کلام بھی کیا ہے اس تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اس راوی کی روایات متابقات و شواھد میں پیش کی جا سکتی ہیں۔

نوٹ:

اس قسم کے رواۃ کے متعلق دیکھیں فتاوی رضویہ 184'180'5/179 مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور۔

(قواعد فی علوم الحدیث ظفر احمد تھانوی، ص 215 مطبوعہ کراچی ص: 72 تا 75)

(3) عمرو بن عوف المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

(أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکبر فی العیدین فی الأولی سبعا قبل القراءۃ، وفی الآخرۃ خمسا قبل القراءۃ)

"بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات اور پچھلی رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔"

(ترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ما جاء فی التکبیر فی العیدین 536، ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا 1279، صحیح ابن خزیمہ 2/346'1439'138) مسند عبد بن حمید 290) الاوسط لابن المنذر 4/279 دار قطنی 1715 المعجم الکبیر 17/24'15 الکامل لابن عدی 6/2079 بیہقی 3/286 شرح السنۃ 4/309 التحقیق لابن الجوزی 1/508)

اس کی سند میں کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی متروک راوی ہے۔

(المغنی فی الضعفاء 2/227، میزان الاعتدال 3/406، کتاب المجروحین 2/221 تقریب 285، الکامل فی ضعفاء الرجال 6/2078، الجرح والتعدیل 7/758)

لیکن یہ حدیث اپنے شواہد کی بنا پر صحیح ہے دو شواہد کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔

(4) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(التکبیر فی العیدین فی الرکعۃ الاولی سبع تکبیرات وفی الاخیرۃ خمس تکبیرات)

"عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور پچھلی رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں۔"

(سنن الدار قطنی 1716، التحقیق لابن الجوزی 818، 1/59 مسند حارث بن ابی اسامہ 1/ق، 26/ب معانی الآثار للطحاوی)

اس کی سند میں فرج بن فضالۃ ضعیف راوی ہے۔

(المغنی فی الضعفاء 2/186 میزان الاعتدال 3/343، تقریب، ص: 274)

(5) طلحہ بن یحیی نے کہا:

مجھے مروان نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تاکہ میں ان سے استسقاء کی سنت کے بارے پوچھوں تو انہوں نے فرمایا: نماز استسقاء کا طریقہ نماز عیدین کی طرح ہے سوائے اس بات کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر پلٹی ہے۔ اس کا دایاں بائیں پر اور بایاں دائیں پر کر دیا اور دو رکعت نماز پڑھی پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہیں اور "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلَى" کی قراءت کی اور دوسری رکعت میں "ہَلْ أَتَاکَ حَدِیثُ الْغَاشِیَۃِ" کی قراءت کی اور اس میں پانچ تکبیریں کہیں۔

(وسنن الدار قطنی، کتاب الاستسقاء 1782، مستدرک حاکم 1/326 بیہقی 3/348 التحقیق لابن الجوزی 844'1/518'519)

اس کی سند میں محمد بن عبدالعزیز ضعیف ہے۔

(المغنی فی الضعفاء 1/340) اور اس کا باپ مجہول ہے۔ (التعلیق المغنی 2/66'67)

(6) امام طبرانی نے المعجم الکبیر 10/357'10708) میں سلیمان بن ارقم از زھری از سعید بن المسیب از ابن عباس روایت کیا ہے کہ:

'أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکبر فی العیدین اثنتا عشرۃ فی الاولی سبعا وفی الثانیۃ خمسا وکان یذھب من طریق ویرجع من اخری"

"بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں بارہ تکبیریں کہتے تھے پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ اور ایک راستے سے جاتے تھے اور دوسرے راستے سے واپس پلٹتے تھے لیکن اس کی سند میں سلیمان بن ارقم ضعیف راوی ہے۔" (مجمع الزوائد 2/204)

(7) نافع مولی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:

"شہدت الأضحی والفطر مع أبی ہریرۃ فکبر فی الرکعۃ الأولی سبع تکبیرات قبل القراءۃ، وفی الآخرۃ خمس تکبیرات قبل القراءۃ"

(مؤطا امام مالک، کتاب العیدین، باب ما جاء فی التکبیر القراۃ فی صلاۃ العیدین ص 162، کتاب الام، باب التکبیر فی صلاۃ العیدین (1/270 بیہقی 3/288 عبدالرزاق 3/292'568 ابن ابی شیبہ 1/494، کتاب العیدین للفریابی، 112'113'114'115'109'110'111)

"میں نماز عید الاضحیٰ اور نماز عید الفطر میں ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر تھا انہوں نے پہلی رکعت میں سات تکبیریں قراءت سے پہلے اور پچھلی رکعت میں پانچ تکبیریں قراءت سے پہلے کہیں۔"

بیہقی میں شعیب ابن ابی حمزہ کی نافع سے روایت میں ہے کہ: "وہی السنۃ" یہ سنت طریقہ ہے۔ اس اثر کی سند بالکل صحیح بلکہ اصح الاسانید ہے۔

(8) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "التَّكْبِيرُ فِي الْفِطْرِ يُكَبِّرُ مَرَّةً وَاحِدَةً، تَفْتَتِحُ بِهَا الصَّلَاةَ، ثُمَّ يُكَبِّرُ سِتًّا، ثُمَّ يَقْرَأُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُكَبِّرُ خَمْسًا، ثُمَّ يَقْرَأُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ" (کتاب العیدین للفریابی **128**)

"عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عید الفطر کی نماز میں پہلے ایک تکبیر کہے جس کے ساتھ نماز کا افتتاح کیا جائے پھر چھ تکبیریں کہے پھر قراءت اور رکوع کرے پھر (رکعت سے فارغ ہو کر) کھڑا ہو پانچ تکبیریں کہے پھر قراءت کرے پھر تکبیر کہے اور رکوع میں چلا جائے۔"

(8) "عن ابن عباس انہ کبر ثنتی عشرۃ تکبیرۃ فی یوم عید"

"عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عید کے دن میں 12 تکبیریں کہیں۔"

(احکام العیدین للفریابی 120 الاوسط لابن المنذر 4/274 عبدالرزاق 5676، 3/291، بیہقی 3/289

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے 12 تکبیریں کئی اور طرق سے بھی مروی ہیں۔ مندرجہ ذیل بالا احادیث و آثار سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ عیدین کی نماز میں قراءۃ سے قبل بارہ تکبیریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کہا کرتے تھے اور ان کے مطابق اہل الحدیث کا شروع سے لے کر آج تک عمل ہے۔

احناف کا موقف یہ ہے کہ نماز عید میں چھ زائد تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں ثناء کے بعد تین زائد تکبیریں ہیں ہر تکبیر میں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیئے جاتے ہیں اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لئے جاتے ہیں دوسری رکعت میں قراءت کے بعد رکوع سے پہلے تین زائد تکبیریں کہی جائیں چوتھی تکبیر کے بعد رکوع اور باقی نماز مکمل کی جاتی ہے۔ گویا پہلی رکعت میں تکبیر افتتاح اور تین زائد تکبیریں کل چار تکبیریں گنی جاتی ہیں، اسی طرح دوسری رکعت میں تین زائد تکبیریں اور رکوع کی تکبیر شمار کر کے کل چار گنی جاتی ہیں۔ اس کے لئے ان کے دلائل درج ذیل ہیں۔

(1) سعید بن العاص نے حضرت ابو موسی اشعری اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی کتنی تکبیریں کہتے تھے حضرت ابو موسی نے بتایا کہ آپ چار تکبیریں کہتے تھے۔ جنازہ کی چار تکبیروں کی طرح حضرت حذیفہ نے بھی اس بات کی تصدیق کی، ابو موسیٰ نے بتایا کہ میں خود بھی جب بصرہ کا گورنر تھا تو ایسے کرتا تھا۔

(ابوداوَد، کتاب الصلاۃ، باب التکبیر فی العیدین 1153، ابن ابی شیبہ 5685'1/493، الاوسط لابن المنذر 2166'4/277 بیہقی 3/289 شرح معانی الآثار 2/439 کتاب الزیادات، باب صلوۃ العیدین کیف التکبیر فیھما)

اس روایت کی سند کمزور ہے اس میں درج ذیل علل ہیں۔ اس میں ابوعائشہ راوی مجہول ہے امام ذہبی فرماتے ہیں : "غیر معروف" میزان الاعتدال 4/543 امام ابن حزم اور امام ابن القطان نے بھی اسے مجہول قرار دیا ہے۔ تہذیب التہذیب 6/395، امام ابن القیم نے تہذیب السنن 2/31 میں اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ابن الجوزی فرماتے ہیں یہ روایت صحیح نہیں ہے۔ (العلل المتناھیہ 1/475) علاوہ ازیں ابوعائشہ کے سوا اسے چار ثقہ راویوں نے موقوف روایت کیا ہے جن کے نام یہ ہیں۔

(1) علقمہ (2) اسود (3) عبداللہ بن قیس (4) کردوس

علقمہ اور اسود کی روایت مصنف عبدالرزاق 5687'3/293 عبداللہ بن قیس کی روایت شرح معانی الآثار للطحاوی 2/440 اور کردوس کی روایت مصنف ابن ابی شیبہ 5706'1/494 میں موجود ہے۔

(2) اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن ثوبان متکلم فیہ ہے امام احمد فرماتے ہیں :

"احادیثہ مناکیر لم یکن بالقوی فی الحدیث" امام یحیی بن معین، عجلی اور ابوزرعہ رازی فرماتے ہیں "لین" امام نسائی نے ضعیف اور ابن خراش نے کہا "فی حدیثہ لین" امام ابن عدی نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے جب کہ علی بن مدینی، عمرو بن علی، دحیم اور ابوحاتم نے ثقہ قرار دیا ہے۔

صالح بن محمد فرماتے ہیں :

"شامی صدوق الاان مذہبہ القدروا نکروا علیہ احادیث یرویھا عن ابیہ عن مکحول"

یہ شامی صدوق مگر قدری ہے اور محدثین نے اس کی ان روایتوں کا انکار کیا ہے جو یہ اپنے باپ کے واسطے سے مکحول سے روایت کرتا ہے۔ (تھذیب التھذیب 3/346)

اور زیر بحث روایت اس کی اپنے باپ کے واسطے سے مکحول سے ہے لہذا یہ روایت مرفوعا ضعیف ناقابل حجت ہے جب کہ مکحول خود بارہ تکبیرات کے قائل تھے۔

برد فرماتے ہیں :

"کان مکحول یقول فی الصلاۃ فی العیدین یکبر سبع تکبیرات ثم یقرأ ثم یکبر خمس تکبیرات ثم یقرأ"

(احکام العیدین للفریابی 122، ابن ابی شیبہ 5715'1/495)

"مکحول عیدین کی نماز کے بارے کہتے تھے کہ نمازی سات تکبیریں کہے پھر قراءت کرے پھر دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہے پھر قراءت کرے۔"

یہ روایت بیہقی 3/290 میں ایک اور سند سے بھی مروی ہے جس میں مکحول ابوموسی کے قاصد سے روایت کرتے ہیں اور یہ قاصد مجہول ہے۔

اسی طرح مکحول عن سے روایت کرتے ہیں اور احناف کے ہاں بالخصوص ان کی عن والی روایت کمزور ہوتی ہے۔ جیسا کہ احسن الکلام وغیرہ میں موجود ہے۔

علاوہ ازیں اس کی سند میں نعیم بن حماد ہیں جن پر احناف کافی لے دے کرتے ہیں۔

امام طحاوی نے "شرح معانی الآثار 4/345 طبع مصر اور 2/438 طبع پاکستان میں بطریق عبداللہ بن یوسف از یحیی بن حمزہ از الوضین بن عطاء از القاسم ابوعبدالرحمٰن از بعض

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت ذکر کی ہے کہ :

"صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ، فَكَبَّرَ أَرْبَعًا، وَأَرْبَعًا، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ حِينَ انْصَرَفَ، قَالَ: لَا تَنْسَوْا، كَتَكْبِيرِ الْجَنَائِزِ، وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ، وَقَبَضَ إِبْهَامَهُ"

"ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھائی آپ نے چار چار تکبیرات کہیں پھر نماز سے فارغ ہو کر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا : نہ بھولنا عید کی تکبیرات جنائز کی تکبیرات کی طرح ہیں آپ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا اور اپنا انگوٹھا دبالیا۔ "

یہ روایت نقل کر کے امام طحاوی حنفی فرماتے ہیں :

"ہذا حدیث حسن الاسناد وعبداللہ بن یوسف ویحیی بن حمزہ والوضین والقاسم کلھم اہل روایۃ معروفون لصحۃ الروایۃ"

" یہ حدیث حسن الاسناد ہے اور عبداللہ بن یوسف، یحیی بن حمزہ، الوضین بن عطاء اور قاسم ابو عبدالرحمٰن سب روایت کے اہل ہیں اور صحت روایت کے ساتھ معروف ہیں۔ "

اس کی سند میں اگرچہ الوضین بن عطاء پر کچھ کلام کیا گیا اور ابن ترکمانی حنفی نے اس کے بارے میں لکھا ہے کہ "ہوواہ" یہ کمزور راوی ہے۔ (الجوھر النقی 1/118)

لیکن صحیح بات یہی ہے کہ یہ راوی حسن الحدیث ہے جس طرح امام طحاوی نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے اسی طرح علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ 2997 میں ذکر کیا ہے اور امام طحاوی کی تائید کی ہے۔

علاوہ ازیں آثار صحابہ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ جیسا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، طحاوی میں موجود ہے، اس کا ذکر احناف کے دلائل کے ضمن میں پہلی دلیل کے تحت گزر چکا ہے۔

(4) عبداللہ بن الحارث بیان کرتے ہیں کہ :

"صلی بنا ابن عباس یوم عید فکبر تسع تکبیرات خمسا فی الأولی وأربعا فی الآخرۃ، والی بین القراءتین "

(ابن ابی شیبہ 1/495'5708، شرح معانی الآثار للطحاوی 2/439 ارواء الغلیل 3/111)

"ہمیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے عید کی نماز پڑھائی انہوں نے نو تکبیریں کہیں پہلی رکعت میں پانچ اور پچھلی رکعت میں چار تکبیریں کہیں اور دونوں رکعتوں میں قراءت پے درپے کی۔ "

اس کی سند بھی صحیح ہے اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے 12 تکبیرات والی روایت پہلے گزر چکی ہے۔ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایات کے بارے فرماتے ہیں :

"یمکن أن یقال : ان الروایات کلھا صحیحۃ عن ابن عباس، وانہ کان یری التوسعۃ فی الأمر، وانہ یجیز کل ما صح عنہ مما ذکرنا واللہ أعلم " (ارواء الغلیل 3/112)

"ممکن ہے کہ یوں کہا جائے : بلاشبہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی تمام روایات صحیح ہوں اور وہ اس مسئلہ میں وسعت کے قائل ہوں اور جو صحیح روایات ہم نے ان سے ذکر کی ہیں وہ یہ سب جائز قرار دیتے ہوں، واللہ اعلم۔ "

علامہ البانی سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ 6/1263'1264 میں فرماتے ہیں :

"والحق ان الامر واسع فی تکبیرات العیدین، فمن شاء کبر أربعا أربعا بناء علی ہذا الحدیث والآثار التی معه، ومن شاء کبر سبعا فی الأولی، وخمسا فی الثانیة بناء علی الحدیث المسند الذی أشار الیه البیھقی، وقد جاء عن جمع من الصحابة یرتقی بمجموعھا الی درجة الصحة، کما حققته فی "ارواء الغلیل" (رقم، 639)

"حق بات یہ ہے کہ تکبیرات عیدین میں معاملہ وسعت والا ہے جو چاہے چار چار تکبیرات کہے اس حدیث (طحاوی) اور اس کے ساتھ آثار پر بنیاد رکھتے ہوئے اور جو چاہے پہلی رکعت میں سات اور پچھلی رکعت میں پانچ تکبیرات کہے۔ اس مستند حدیث پر بنا کرتے ہوئے جس کی طرف امام بیہقی نے اشارہ کیا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی ایک جماعت سے مروی ہے اور مجموعی لحاظ سے درجہ صحت کو پہنچ جاتی ہے جیسا کہ میں نے ارواء الغلیل رقم الحدیث (639) میں تحقیق کی ہے۔

مزید فرماتے ہیں:

"والحق أن کل ذلک جائز، فبأیھما فعل فقد أدی السنة، ولا داعی للتعصب والفرقة، وإن کان السبع والخمس أحب الی لأنه أکثر" (سلسلة الاحادیث الصحیحة 6/1264)

حق بات یہ ہے کہ تکبیرات عیدین ہر دو طرح جائز ہیں جس صورت پر بھی جس نے عمل کیا اس نے سنت کی ادائیگی کر لی، تعصب اور فرقت کا داعیہ نہیں ہونا چاہیے۔ 12 تکبیرات مجھے زیادہ پسند ہیں اس لیے کہ یہ زیادہ ہیں۔

مذکورہ بالا توضیح سے معلوم ہوا کہ تکبیرات عیدین میں اہل حدیث اور احناف کے پاس ایسے دلائل صحیحہ موجود ہیں جو دونوں کی تائید کرتے ہیں البتہ اہل حدیث کے دلائل زیادہ اور ان کی نسبت قوی ہیں۔

ضد اور تعصب سے ہٹ کر سوچا جائے تو معاملہ وسعت پر مبنی ہے جس نے کسی بھی صورت پر عمل کر لیا اس کی نماز عید صحیح طور پر ادا ہو گی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ضد اور ہٹ دھرمی سے محفوظ فرمائے اور کتاب و سنت کے صحیح دلائل کے تحت رہ کر ہر مسئلہ پر سوچ و بچار کی ہمت عطا فرمائے اور مخالفت در مخالفت سے بچائے۔ آمین

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 3۔ کتاب العیدین۔ صفحہ 165

محدث فتویٰ